www.ashabulhadith.com
free authentic Urdu lectures
Study Circle

کشف الشبہات کا متن

04:   اور آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرک پر ان مشرکین سے قتال کیا۔۔۔ خواہ وہ فرشتے ہوں یا نبی ہو، ولی ہو یا درخت ہو، قبر ہو یا کوئی جن۔

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہُ وَنَسْتَعِينُہُ وَنَسْتَغْفِرُہُ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَهْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَہُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِيكَ لَہُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ :
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً ۔ أَمَّا بَعْدُ:

کشف الشبہات لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمہ اللہ کے اس عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔ آج کے درس میں شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں"وَعَرَفْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاتَلَهُمْ عَلَى هَذَا الشِّرْكِ وَدَعَاهُمْ إِلَى إِخْلاَصِ الْعِبَادَةِ لِلّٰہِ وَحدَہُ" اور جب تم نے یہ جان لیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے جن کے خلاف قتال کیا جہاد کیا اس شرک کے اوپر "وَدَعَاهُمْ إِلَى إِخْلاَصِ الْعِبَادَةِ لِلّٰہِ وَحدَہُ" اور لوگوں کو بلایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف اخلاص کے ساتھ۔

یعنی شیخ صاحب رحمہ اللہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہم جان چکے ہیں کہ جن لوگوں کے خلاف نبی کریم ﷺ نے جنگ کی تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لا چکے تھے توحید ربوبیت پر ان کا ایمان تھا اور نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو (جن کے خلاف جہاد کیا) جو توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے ان میں سے سب کے خلاف برابر کا جہاد کیا اور یہ فرق نہیں رکھا کہ جو لات اور عزیٰ اور ہبل کے پجاری ہیں ان کے خلاف تو جہاد کرنا ہے اور جو عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرنے والے ہیں ان کے خلاف جنگ نہیں کرنی یا ان کو صرف دھمکی دینی ہے۔ ہرگز نہیں، آپ ﷺ نے جہاد کیا سب کے خلاف کیا اور سب کے ساتھ برابر کا جہاد کیا۔

جہاد کیوں کیا؟ وجہ کیا تھی؟ شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَدَعَاهُمْ إِلَى إِخْلَاصِ الْعِبَادَةِ لِلَّهِ وَحدَهُ" کہ اللہ تعالیٰ کی توحید عبادت کو سمجھو اور اس پر عمل کرو "إِخْلَاصِ الْعِبَادَةِ لِلَّهِ" اسے کہتے ہیں توحید العبادۃ اور یہی بنیادی وجہ تھی جہاد کی ۔توحید العبادۃ کے لیے اللہ تعالیٰ نے جن اور انس کو پیدا کیا پوری کائنات کو پیدا کیا ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات:56)۔ توحید عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول بھیجے اپنی کتابیں نازل فرمائیں ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ (النحل:36)۔ اور اسی توحید عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہاد کو بھی مشروع کیا ہے۔ یہ "إِخْلَاصِ الْعِبَادَةِ لِلَّهِ وَحدَهُ" کی دلیل شیخ صاحب رحمہ اللہ بیان فرمارہے ہیں ،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى": ﴿وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ (الجن:18)

(بے شک مسجدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو)

اور جب دعا مطلقاً بیان کی جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے العبادۃ یعنی الغرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی معبود کو عبادت میں شریک نہ کرو اسے کہتے ہیں "إِخْلَاصِ الْعِبَادَةِ لِلَّهِ"۔ "وَكَمَا قَالَ تَعَالَى" اور جس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دوسری آیت میں: ﴿لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ﴾ (الرعد:14)

(سچی پکار تو اسی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو وہ پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا کچھ حصہ بھی قبول نہیں کرسکتے)

ذرا غور کریں دونوں آیتوں پر، پہلی آیت میں ﴿فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ یہ کیا ہے؟ نکرہ ہے اور ﴿تَدْعُوْا﴾ نہی ہے تو نکرہ فی سیاق النہی ہے اس کا معنی ہوتا ہے عموم یعنی صرف یہ نہیں کہ صرف پتھر کو نہ پکارو یا پتھر کی عبادت نہ کرو یا درخت کی عبادت نہ کرو بلکہ ہر معبود کی عبادت نہ کرو سوائے اللہ تعالیٰ کے ﴿فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ یہ احد کوئی بھی ہوسکتا درخت بھی ہے، پتھر بھی ہے، درند بھی ہے، پرند بھی ہے، فرشتہ بھی ہے، نبی بھی ہے، ولی بھی ہے کوئی بھی ہے۔

اور دوسری آیت میں ﴿وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ﴾ اور ﴿الَّذِيْنَ﴾ اسم موصول ہے عموم کے لیے ہے۔ یہاں پر صیغۃ العموم سے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے یعنی کیوں؟ کیوں کہ جس کو پکارا جارہا ہے وہ بھی مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کو پکارا گیا ہے جس کے لیے عبادت صرف کی گئی ہے وہ بھی مخلوق ہے اس کی طرح جو شخص پکار رہا ہے یا عبادت کر رہا ہے۔ اب درخت بھی مخلوق ہے، درند پرند یہ بھی مخلوق ہیں، چاند اور تارے بھی مخلوق ہیں، فرشتے بھی مخلوق ہیں، انبیاء علیہم السلام بھی مخلوق ہیں اور اولیاء بھی مخلوق ہیں اور یہ سارے کے سارے اگر ان کو پکارا جائے کوئی عبادت صرف کی جائے ﴿لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ﴾ کوئی کام نہیں آئیں گے۔

آگے شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَتَحَقَّقْتَ" (اور تم نے یہ تحقیق کرلی)۔ ابھی "عَرَفْتَ" جان لیا اب "تَحَقَّقْتَ" یعنی

یاد رکھیں کہ صرف جاننا کافی نہیں ہوتا اس لیے شیخ صاحب رحمہ اللہ کی عبارات پر ذرا غور کریں۔ "اعْلَمْ رَحِمَكَ اللَّهُ" علم سے بات شروع کی ہے پھر بار بار "عَرَفْتَ، عَرَفْتَ" اب "تَحَقَّقْتَ" معرفت کافی نہیں ہے بغیر یقین کے۔ جانتے تو بہت سارے لوگ ہیں لیکن یقین نہیں ہوتا کہ ہم نے جو جانا ہے وہی سچ ہے۔" وَتَحَقَّقْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَاتَلَهُمْ لِيَكُونَ الدُّعَاءُ كُلُّهُ لِلَّهِ" ذرا غور کریں ان عبارات پر پیاری عبارات ہیں واللہ (اور جب تم نے یہ تحقیق کر لی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے ان کا قتال کیا ان کے خلاف جہاد کیا)۔ کیوں؟ "لِيَكُونَ الدُّعَاءُ كُلُّهُ لِلَّهِ" (تاکہ ساری کی ساری دعاء صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے) "وَالذَّبْحُ كُلُّهُ لِلَّهِ" (اور قربانی "كُلُّهُ" ساری کی ساری "لِلَّهِ" خاص اللہ تعالیٰ کے ہو جائے) "وَالنَّذْرُ كُلُّهُ لِلَّهِ" (اور ساری کی ساری نذرونیاز صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے) "وَالاسْتِغَاثَةُ كُلُّهَا بِاللَّهِ" (اور ساری کی ساری استغاثہ مدد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے) "وَجَمِيعُ أَنْوَاعِ الْعِبَادَةِ كُلُّهَا لِلَّهِ" (اور ساری کی ساری عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص)۔

دعاء، قربانی، منت، استغاثہ مدد طلب کرنا الغرض ساری کی ساری عبادات صرف اور صرف خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کرنا۔ یہ وجہ تھی کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے مشرکین کے خلاف جنگ کی اور جہاد کیا یعنی جس قوم کے اندر یہ مصیبتیں موجود ہوں ناں تو وہ قوم قتال کی مستحق ہے وہ جنگ کی مستحق ہے اس قوم کے خلاف جہاد کرنا فرض ہے۔ "الدُّعَاءُ كُلُّهُ لِلَّهِ" تین لفظ ہیں "الدُّعَاءُ" پکار "كُلُّهُ" ساری کی ساری، الام اختصاص کے لیے ہے "لِلَّهِ" لام ہے پھر اللہ ہے خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ لام حرف جَر ہے لیکن اس کا معنی ہے اختصاص کہ ساری کی ساری دعا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ دعا کی یاد رکھیں قسمیں ہیں:

1۔ ایک ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہر اس چیز میں جو پر اللہ تعالیٰ قادر ہے اور اسے کہتے ہیں دعاء عبادۃ کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف حاجت اور ذلت و انکساری، محبت، ڈر، خوف اور امید کے ساتھ دعا کرنے والا رجوع کرتا ہے تو اسے کہتے ہیں دعاء عبادۃ۔

2۔ دوسری قسم کی دعا کہ کسی مخلوق سے دعا کرنا اس چیز کی جس پر وہ قادر نہ ہو اور یہ مخلوق زندہ ہو اگر زندہ مخلوق سے کوئی شخص ایسی دعا کرتا ہے جس پر وہ قادر نہ ہو تو پھر دو صورتیں ہیں:

دعا کرنے والے کا یہ گمان ہے کہ اس شخص کے پاس کوئی ایسی طاقت ہے چھپی ہوئی طاقت ہے جس سے وہ یہ کام کر سکتا ہے جو عام لوگ نہیں کر سکتے۔ بچہ پیدا کرنا یا رزق دینا یا شفاء دینا یہ جو کام ہیں یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں اللہ تعالیٰ کا حق ہیں۔

یا اگر وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتا تو پھر اس کا یہ عقیدہ ہو گا کہ یہ جو حاضر ہے جس سے یہ دعا کی جا رہی ہے جس پر وہ قادر بھی نہیں ہے تو پھر اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور دونوں ﴿ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾ (النور:40) جائز نہیں ہیں اور شرک اکبر ہے دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔

3۔ تیسری قسم کی دعا کہ کسی زندہ شخص سے سے دعا کریں جس پر وہ قادر ہو۔ زندہ ہے حاضر ہے اور قادر بھی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے اس میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (المائدۃ:2) (ایک دوسری کی مدد کرو اچھے کاموں میں بر اور تقویٰ کے کاموں میں)۔ اگر آپ اس کو پکارتے ہیں کہ میری مدد کرو اور وہ زندہ بھی ہے، حاضر بھی ہے اور قادر بھی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4۔ چوتھی قسم کی جو دعا ہے کسی غائب یا فوت شدہ شخص کو پکارنا جو مر چکا ہے تو یہ شرک اکبر ہے کیوں کہ جو مر چکے ہیں وہ دنیا سے جا چکے ہیں وہ برزخی زندگی میں زندہ ہیں اور ان کو پکارنا جائز نہیں ہے شرک ہے۔

تو یہ چار قسم کی دعائیں ہیں۔ شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَالذَّبْحُ كُلُّهُ لِلّٰهِ" قربانی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ جو میں نے بتایا ویسے ہی "الذَّبْحُ" قربانی "كُلُّهُ" ساری کی ساری "لِلّٰهِ" خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانعام:162-163) (ان کو کہہ دیں اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ کہ میری نماز، میری دعا، میرا حج اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا ﴿لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو ربّ العالمین ہے) ﴿لَا شَرِيْكَ لَهٗ﴾ (اس کا کوئی شریک نہیں)۔ اور قربانی کی بھی قسمیں ہیں، بکرا ذبح کرنا یا کوئی جانور ذبح کرنا جو حلال جانور ہے اسے ذبح کرنا اس کی بھی قسمیں ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت کی نیت سے جانور ذبح کرنا یہ عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے کسی اور کے لیے کوئی بھی جانور ذبح کرنا شرک ہے۔

2۔ دوسری قسم ہے کسی مہمان کی مہمان نوازی کے لیے بکرا ذبح کرنا یا ویسے کے لیے بکرا ذبح کرنا تو یہ شرعاً جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں "وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ" (جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں تو "فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ" وہ اپنے مہمان کا اکرام کریں)۔ اور نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِيَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے شادی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا "اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ" (ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کیوں نہ ہو)۔

3۔ تیسری قسم کی جو قربانی ہے وہ کوئی شخص خود کھانے کے لیے بکرا ذبح کرتا ہے یا تجارت کے لیے تو یہ جو ذبح کرنا ہے یہ

بھی شرعاً جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک اور قسم کا ذبح ہے کہ کوئی شخص جنوں کے ڈر سے جنوں کے لیے بکرا ذبح کرے۔ اس کی مثال یہ ہے عام طور پر کہ کوئی شخص نیا گھر خرید تا ہے اور اس گھر میں اس کو پتہ نہیں ہے کہ اس گھر کے اندر کوئی شر ہے کوئی جن بھوت وغیرہ ہیں تو وہ عام طور پر جاہلیت میں یوں کیا کرتے تھے اور بعض لوگ آج بھی کرتے ہیں کہ کالا بکرا لے کر آتے ہیں اور دروازے کی چوکھٹ پر بکرے کو ذبح کر دیتے ہیں۔ بعض زبان سے بھی کہتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق (ایسے کہتے ہیں) ہم آپ کے شر سے یا تم لوگوں کے شر سے ہم لوگ بچنا چاہتے ہیں ہم یہ بکرا ذبح کر رہے ہیں تمہارے لیے۔ یعنی عمل بھی شرک ہے اور قول بھی شرک ہے۔ بعض لوگ زبان سے نہیں کہتے لیکن دل میں یہ عقیدہ ہوتا ہے تو دل کا عقیدہ ہی کافی ہوتا ہے تو یہ بھی شرک ہے یاد رکھیں۔ تعظیم کے لیے بکرا ذبح کرنا محبت، خوف اور امید کے ساتھ یہی تو عبادت ہے میرے بھائی۔ اب دیکھیں جو شخص یہ عمل کرتا ہے اس میں یہ چیزیں ہیں، تعظیم بھی ہے جنوں کی پھر خوف بھی ہے اور پھر امید بھی ہے کہ ہمیں نقصان نہیں پہنچائیں گے تو یہ عبادت ہے۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَالنَّذْرُ كُلُّهُ لِلّٰهِ" اور نذر منّت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ یاد رکھیں نذر کا مطلب ہے کہ کوئی انسان اپنے اوپر کوئی ایسی چیز لازم کر لے جو اس پر شرعاً لازم نہیں تھی۔ کوئی شخص کہتا ہے کہ میں عمرہ کروں گا اب عمرہ کرنا لازم نہیں ہے اس کے اوپر۔ بعض علماء کے نزدیک ایک عمرہ واجب ہوتا ہے اگر واجب والا عمرہ وہ کر چکا ہے تو اپنے اوپر عمرہ واجب کرنا یا کوئی نفل نماز واجب کرنا یا کوئی پیسے صدقات و خیرات اپنے اوپر لازم اور واجب کر دینا اسے کہتے ہیں نذر۔ اس کی بہت ساری قسمیں ہیں، عام قسم جو معروف اور مشہور ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص یوں کہتا ہے کہ اگر میرا بیٹا امتحان میں کامیاب ہو جائے تو میں عمرہ کروں گا یا بکرا ذبح کروں گا یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں دو سو ریال فقراء کو دوں گا اس طریقے سے تو اسے کہتے ہیں منّت اور نذر یا اللہ تعالیٰ مجھے نرینہ اولاد عطا فرمائے میں حج کروں گا، یہ جو الفاظ ہیں انہیں نذر کہتے ہیں۔ اور نذر کے متعلق یاد رکھیں کہ بعض لوگوں کو مغالطہ ہوا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نذر کوئی اچھی چیز ہے اور جو نذر ہے منّت ہے وہ ماننی چاہیے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں "لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنْ الْبَخِيلِ" کہ جو نذر ہے وہ صرف بخیل سے ہی نکالی جا سکتی ہے۔ تو بخیل لوگ ہی منتیں مانا کرتے ہیں کیوں کہ صورت یہ ہے کہ اے اللہ تعالیٰ اگر تو نے میرے بیٹے کو کامیاب نہیں کیا تو میں عمرہ نہیں کروں گا۔ یہ صورت ہے ناں؟ دوسرے لفظوں میں کیوں کہ زبان سے تو کوئی نہیں کہتا لیکن حالت تو یہی بتا رہی ہے ناں آپ کی کہ اگر میرا بیٹا کامیاب ہو جاتا ہے تب تو میں عمرہ کروں گا اگر نہیں ہوتا تو عمرہ نہیں کروں گا تو بخیل ہے ناں یہ شخص۔ یہ اس تاڑ میں بیٹھا ہے کہ اس کا دنیا کا کوئی کام اس کا اچھا ہو جائے اس کی دنیا سنور جائے تاکہ یہ دین کا کوئی کام کرے اس لیے آپ ﷺ فرماتے ہیں "لَا يَأْتِي

بِخَيْرٍ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ" تو یہ بخیلوں کا کام ہے لیکن اگر کوئی شخص منّت مان لے تو اس کی وفا واجب ہو جاتی ہے ﴿يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا﴾ (الانسان:7) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یعنی نذر کی وفا کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے جو نذر کی وفا کرتے ہیں اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں منّت پوری کرتے ہیں اور حرام میں نذر نہیں ہوتی اور نہ اس چیز میں جس پر انسان قادر نہیں ہے۔ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میرا بچہ پاس ہو جائے تو میں ہوا میں اڑوں گا۔ ہوا میں اڑ سکتا ہے؟ یہ کوئی نذر نہیں ہے۔

معصیت میں نذر نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اگر میرے بیٹے کو شفاء دے دے تو میں شراب پیوں گا، نعوذ باللہ۔ تو حرام میں نذر نہیں ہوتی شراب پینا حرام ہے، یہ گناہ الگ ہے اور ابھی اس پر واجب ہے کہ وہ کفارہ ادا کرے اور نذر کا کفارہ ہوتا ہے قسم کا کفارہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا یا ایک گردن آزاد کرنا اگر یہ چیزیں نہ ہوں پھر تین دن کا روزہ رکھنا اس ترتیب کے ساتھ۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَالاسْتِغَاثَةُ كُلُّهَا بِاللّٰهِ" اور استغاثہ سارے کا سارا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ استعانہ مدد طلب کرنا۔ استغاثہ کیا ہے؟ ا،س، ت مدد طلب کرنا ہے شدید مشکل میں مدد طلب کرنا۔ استعانہ ہوتا ہے عام حالات میں مدد طلب کرنا اسے کہتے ہیں استعانہ اور استغاثہ شدت میں اور شدید مشکل میں ہلاکت میں یا ہلاکت کے اندیشے میں مدد طلب کرنا اسے کہتے ہیں استغاثہ۔ شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سارے کا سارا استغاثہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ (الانفال:9)

(جب تم اپنے ربّ سے استغاثہ کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کی اور ایک ہزار فرشتے تمہارے لیے جہاد کے لیے قتال کے لیے بھیج دیا)

اور یہ پہلی قسم ہے استغاثہ کی کہ اللہ تعالیٰ سے استغاثہ کرنا۔

دوسری قسم مردوں سے یا فوت شدہ لوگوں سے استغاثہ کرنا اور یہ شرعک ہے شرک اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ (النمل:62) (وہ کون ہے جو ایک مضطر کی یا مصیبت زدہ کی دعا کو سنتا ہے جب اسے پکارتا ہے ﴿ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ اور پریشانی ور فرماتا ہے) ﴿وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ﴾ (اور تم لوگوں کو زمین کا خلیفہ بناتا ہے) ﴿ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ﴾ (کیا کوئی اور معبود ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ؟) ﴿قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ (بہت کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو)۔

تیسری قسم کا استغاثہ کہ کسی زندہ حاضر اور قادر شخص سے آپ استغاثہ کرتے ہیں جیسا کہ کورٹ میں عدالت میں جا کر آپ استغاثہ دائر کرتے ہیں یہ جائز ہے یا آپ کسی مصیبت میں ہیں شدت میں ہیں آپ کسی مسلمان بھائی سے مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ اس مصیبت میں آپ کا ساتھ دے تب بھی جائز ہے، اس کی دلیل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾ (القصص:15) (استغاثہ کیا جو موسیٰ علیہ السلام کے گروہ میں سے ﴿عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾ اس کے خلاف جو ان کا دشمن تھا)۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَجَمِيعُ أَنْوَاعِ الْعِبَادَةِ كُلُّهَا لِلَّهِ" الغرض ساری کی ساری عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

عبادت کسی کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کوئی عمل کرنا (ایک ہی تعریف ہے بڑی پیاری تعریف ہے) اور ہر وہ عمل جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے چاہے وہ قول ہو یا عمل ہو ظاہر ہو یا باطن ہو یہ تعریف ہے۔ قول، عمل، ظاہر، باطن۔ دیکھیں ظاہر قول کیا ہے جو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؟ قرآن مجید کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر "أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" آپ ﷺ فرماتے ہیں تو یہ قول ہے ظاہر قول ہے۔ باطن قول کیا ہے؟ کہ اقرار کرنا۔ کس چیز پر؟ کلمہ توحید پر۔ اس کا اقرار کرنا زبان سے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اس کو کوئی شریک نہیں ہے۔ زبان سے اقرار کرنا کہ نماز فرض ہے، زکوۃ فرض ہے ارکان اسلام میں سے روزہ فرض ہے اور حج فرض ہے، یہ زبان کا باطن ہے القول الباطن۔ قول باطن دل کے اقوال ہوتے ہیں یاد رکھیں۔ قول باطن جب بات ہو جائے تو دل سے یقین یہ یقین ہے کہ نماز فرض ہے، زکوۃ فرض ہے، حج فرض ہے۔ عمل ظاہر کیا ہے؟ نماز، روزہ، حج، زکوۃ پر عمل کرنا۔ یقین اور چیز ہے اس پر عمل کرنا اور چیز ہے یاد رکھی۔ جو شخص نماز تو پڑھتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ نماز فرض نہیں ہے یا زکوٰۃ فرض نہیں ہے انکار کرتا ہے نماز کا، انکار کرتا ہے زکوۃ کا کہ فرض ہی نہیں ہے تو وہ مسلمان ہی نہیں ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ کیوں کہ قول باطن جو دل کا قول ہے دل سے یقین نہیں ہے اسے۔ عمل باطن کیا ہے؟ محبت، خوف، ڈر، امید، توکل یہ سارے کے سارے جو اعمال ہیں یہ دل کے اعمال ہیں ان سب کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے یہ کسی کے لیے بھی نہیں ہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ عبادات کتنی قسم کی ہوئیں؟ "عبادات قولیہ" زبان سے "عبادات قلبیہ" دل سے "عبادات بدنیہ" جسم سے "عبادات مالیہ" مال سے، صدقات اور خیرات جیسے ہیں۔

اور عبادات ساری کی ساری توقیفیہ ہیں یعنی بغیر دلیل کے کوئی عبادت ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ آپ نماز

کیوں پڑھتے ہیں تو آپ کے پاس دلیل ہونی چاہیے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (البقرۃ:43)۔ زکوٰۃ کیوں دیتے ہیں ؟ ﴿وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرۃ:43)۔ عبادت ہے دلیل ہے۔ حج کیوں کرتے ہیں ؟ ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾ (البقرۃ:196) (اور تمام کر حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لیے)۔ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمران:97) ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ﴾ (یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے لوگوں پر یعنی فرض ہے)۔ کیا ؟ ﴿ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ (جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو)۔

جشن میلاد النبی عبادت ہے دلیل ہے ؟ پہلی بات یہ عبادت ہے کہ نہیں؟ عبادت ہے ؟ابھی کلیہ بیان کیا ہے عبادت کا کہ عبادت ہے تو دلیل ہونی چاہیے۔ اور عبادت کیوں ہے ؟ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے جشن میلاد النبی منایا جاتا ہے۔ نماز آپ پڑھتے ہیں دلیل ہے، زکوۃ دیتے ہیں دلیل ہے ،حج کرتے ہیں دلیل ہے۔ جشن میلاد النبی مناتے ہیں دلیل ہے ؟ نہیں ہے تو پھر عبادت کیسے ہوئی؟ عبادت نہیں ہے۔عبادت تو ہے لیکن بغیر دلیل کے ہے اس لیے بدعت ہے یاد رکھیں۔ تو یہ کلیہ یاد رکھیں کہ عبادت بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہوتی اگر ثابت ہو جائے تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کی جاتی ہے۔ دلیل ہے تو عبادت بھی ہے اگر دلیل نہیں ہے تو بدعت ہے اگر ثابت ہو جائے کہ یہ عبادت ہے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے کسی اور کے لیے نہیں ہے۔

اس کی دلیل کہ عبادات توقیفیہ ہیں ، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں "مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" اور دوسری روایت میں آپ ﷺ فرماتے ہیں "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ" کوئی بھی عمل جس پر آپ ﷺ کا عمل نہ ہو جو آپ ﷺ کے عمل کے مطابق نہ ہو وہ مردود ہے۔

"توقیفیہ" وقف سے ہے رُک جانا ہے ، نہیں کریں گے الا یہ کہ کوئی دلیل ہو۔ اگر دلیل نہ ہوتی ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ تو نماز نہ پڑھتے۔ بغیر دلیل کے اگر کوئی شخص نماز پڑھتا تو وہ بدعتی ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم دیکھیں واللہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم نماز پڑھیں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہم سجدہ کریں سر جھکائیں۔ اگر یہ عبادت نہ ہوتی ہم کیا کرتے ؟ دیکھیں انسان کا سر جھکتا تو ہے کس کے سامنے جھکتا ہے ؟اپنے جیسی مخلوق کے سامنے جھکتا ہے۔ انسان کی فطرت میں ہے کہ اس کا دل کسی چیز سے لگ جاتا ہے اور اگر عبادات نہ ہوتیں ہم دل کس چیز سے لگاتے ؟ اس فانی دنیا سے لگا دیتے جس کے بعد کچھ بھی نہیں ہے۔ جانور کے لیے یہ دنیا ہی ہے وہ کھانے پینے سے اپنا دل لگا چکا ہے جب مرتا ہے تو کھانے پینے سے بھی جان چھوٹ جاتی ہے اس کی۔ مکلف کے لیے اس کا دل قلب سلیم ہونا چاہیے اگر قلب سلیم ہے تو کامیابی ہے نہیں تو ناکامی ہی ناکامی ہے اور قلب سلیم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ڈر، محبت، خوف، امید

، اخلاص، یقین سے بھرا ہوا ہو۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَعَرَفْتَ"۔"عَرَفْتَ، تَحَقَّقْتَ ،عَرَفْتَ" اب تک ہم جان چکے ہیں بہت ساری چیزیں الحمد للہ، دیکھیں یہ بھی "وَعَرَفْتَ" تم جان چکے ہو، یہ ہم سب جان چکے ہیں مقدمے سے جان چکے ہیں "وَعَرَفْتَ أَنَّ إِقْرَارَهُمْ بِتَوْحِيدِ الرُّبُوبِيَّةِ لَمْ يُدْخِلْهُمْ فِي الإِسْلاَمِ" یہ تم جان چکے ہو کہ مشرکوں کا اقرار توحید ربوبیت سے کہ اللہ تعالیٰ واحد خالق، مالک، تدبیر کرنے والا، مشکل کشا حاجت روا ہے انہیں اسلام میں داخل نہیں کیا یہ اقرار یہ ایمان ناقص تھا اس ایمان اقرار کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو سکے "وَأَنَّ قَصْدَهُمُ الْمَلاَئِكَةَ وَالأَنْبِيَاءَ ، وَالأَوْلِيَاءَ" اور ان کا یہ قصد یہ ارادہ یہ نیت کہ فرشتے، انبیاء علیہ السلام اور اولیاء "يُرِيدُونَ شَفَاعَتَهُمْ وَالتَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ بِذَلِكَ" کہ وہ ان کو اپنا شفیع بناتے تھے وسیلہ بناتے تھے تاکہ یہ فرشتے، انبیاء علیہ السلام اور اولیاء ان کا ذریعہ بن جاتے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کے لیے "وَالتَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ بِذَلِكَ" اس چیز سے "هُوَ الَّذِي أَحَلَّ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ" اسی چیز نے ہی ان کے مال اور ان کے خون کو حلال کر دیا۔ ان کے خون اور مال کو حلال کر دیا یعنی جو قتل ہے وہ جائز کر دیا ان پر جہاد لازم کر دیا "عَرَفْتَ" تم نے یہ جان لیا "حِينَئِذٍ" اس وقت تم یہ جان لو گے "التَّوْحِيدَالَّذِي دَعَتْ إِلَيْهِ الرُّسُلُ" کہ وہ توحید جس کی طرف رسولوں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبروں علیہم السلام نے بلایا وہ کون سی توحید ہے "وَأَبَى عَنِ الإِقْرَارِ بِهِ الْمُشْرِكُونَ" اور جس توحید سے مشرکوں نے انکار کیا وہ توحید کون سی ہے "وَهَذَا التَّوْحِيدُ هُوَ مَعْنَى قَوْلِكَ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ" اور یہی توحید جس کا معنی ہے "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ"۔

کون سی توحید ہے؟ "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ" کا معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق، مالک رازق نہیں، یہ نہیں ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ ابو جہل ابو لہب بھی کہتا تھا لیکن ان کے خلاف جہاد کیا گیا، قتل کیا گیا اور یہ اقرار اور یہ ایمان ان کو دائرہ اسلام میں داخل نہ کر سکا۔ اس کا مطلب ہے کہ کلمہ توحید کا یہ معنی نہیں ہے۔ تو پھر معنی کیا ہے؟ معنی یہ ہے جس کی وجہ سے ان کو قتل کیا گیا۔ کیا وجہ تھی کس معنی کے لیے قتل کیا گیا؟ "عَرَفْتَ، وَهَذَا التَّوْحِيدُ هُوَ مَعْنَى قَوْلِكَ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ" یہ وہی توحید ہے جس کا معنی ہے "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ"۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "فَإِنَّ الإِلَهَ عِنْدَهُمْ"۔ اب معنی دیکھیں شیخ صاحب رحمہ اللہ نے براہ راست بیان نہیں کیا تاکہ طالب علم اور سننے والا جاہل انسان بھی یہ سمجھ لے آہستہ آہستہ کہ شیخ صاحب رحمہ اللہ کیا بات کرنا چاہتے ہیں کہ انبیاء علیہ السلام کا مشن کیا تھا انبیاء علیہ السلام کون سی توحید لے کر آئے تھے؟ وہ کون سی توحید تھی جس کے لیے جھگڑا ہوا قتال ہوا؟ وہ کون سی توحید تھی جس کے لیے جن و انس کو پیدا کیا گیا؟ وہ کون سی توحید تھی جس کے لیے جنت اور دوزخ کو پیدا

کیا گیا؟ وہ کون سی توحید تھی جس کے لیے جہاد کو مشروع کیا گیا؟" فَإِنَّ الإِلَهَ عِنْدَهُمْ" اب ان مشرکوں کے نزدیک الہٰ کیا ہے "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ" میں الہٰ کا معنی اب شیخ صاحب رحمہ اللہ بیان کر رہے ہیں ذرا غور فرمائیں۔

"فَإِنَّ الإِلَهَ عِنْدَهُمْ" ان کے نزدیک جو الہٰ ہے "هُوَ الَّذِي يُقْصَدُ لأَجْلِ هَذِهِ الأُمُورِ" کہ الہٰ وہ ذات ہے جس کا قصد ارادہ اور نیت جو یہ لوگ کرتے ہیں ان ہی کاموں کے لیے ہے۔ کون سے کام؟ "الدعاء ، الذبح، النذر،الإستغاثہ،وکل عبادات"۔ "سَوَاءٌ كَانَ مَلَكًا" چاہے وہ فرشتہ ہو" أَوْ نَبِيًّا" یا نبی "أَوْ وَلِيًّا" یا ولی "أَوْ شَجَرَةً" یا درخت "أَوْ قَبْرًا" یا قبر "أَوْ جِنِّيًّا" یا جن "لَمْ يُرِيدُوا أَنَّ الإِلَهَ هُوَ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُدبِّرُ" الہٰ کا معنی ان کے نزدیک خالق، رازق، مدبر ہے "فَإِنَّهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ ذٰلِكَ لِلَّهِ وَحْدَهُ" وہ جانتے تھے خالق، رازق، مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے کوئی اور ہو نہیں سکتا۔ ذرا غور کریں الفاظوں پر کہ الہٰ کا معنی مشرکین کے نزدیک خالق، رازق، مدبر تو وہ جانتے ہیں لیکن جو وہ نہیں جانتے تھے وہ یہ تھا کہ عبادت صرف کرنا کسی فرشتے یا جن یا کسی ولی یا بزرگ، درخت یا پتھر کے لیے یہ وہ نہیں جانتے تھے کہ الہٰ کا معنی یہ ہے "كَمَا قَدَّمْتُ لَكَ" جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ "وَإِنَّمَا يَعْنُونَ بِالإِلَهِ" الہٰ سے وہ یہ معنی نکالتے تھے "مَا يَعْنِي الْمُشْرِكُونَ فِي زَمَانِنَا بِلَفْظِ السَّيِّدِ" جیسا کہ آج کے زمانے میں بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں الہٰ کے معنی سے جس کو السَّيِّدِ بولا جاتا ہے۔ السَّيِّدِ ربّ کو کہتے ہیں، عربی میں السَّيِّدِ مشکل کشا حاجت روا کو کہتے ہیں، السَّيِّدِ وہ جو بگڑی بناتا ہے، السَّيِّدِ وہ جو مشکل میں کام آتا ہے۔ السَّيِّدِ وہ جس کے لیے کوئی عبادت صرف کی جائے دعا، پکار، نذر و نیاز وغیرہ۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "فَأَتَاهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم" آپ ﷺ ان کی طرف آئے "يَدْعُوهُمْ إِلَى كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ وَهِيَ ،لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ" انہوں نے ایک کلمہ کی طرف بلایا "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ" کلمہ توحید کی طرف بلایا۔

یہاں پر بڑا پیارا قصہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب دعوت توحید کا اپنی قوم سے آغاز کیا تو سب سے پہلے جو آپ ﷺ کے پیارے تھے جو آپ ﷺ کے قریبی رشتے دار تھے وہی دشمن بن گئے۔ جو کہتے تھے صادق الامین ہیں انہوں نے ہی سب سے بڑی مخالفت کرنا شروع کر دی اور بار بار جاتے نبی کریم ﷺ کے چچا ابو طالب کی طرف کہ دیکھو ابو طالب ہم تمہاری قدر کرتے ہیں احترام کرتے ہیں اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ یہ ایک نیا فتنہ لے کر آیا ہے یہ بیمار ہے اس کا علاج کرتے ہیں اگر کوئی جن کا آسیب ہے اس کا علاج کرتے ہیں، یہ ملک چاہتا ہے اس کو وہ دیتے ہیں، یہ شادی کرنا چاہتا ہے خوبصورت لڑکی اسے دیتے ہیں اپنی قوم میں سے جس سے وہ شادی کرنا چاہے یہ ہم سے چاہتا کیا ہے؟ تو ابو طالب نے نبی کریم ﷺ کو بلایا اور کہا دیکھو بیٹا تم چاہتے کیا ہو وہ تو یوں کہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو بلائیں تو سب جمع ہوئے ابو طالب کے گھر میں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تو صرف ایک کلمہ چاہتا ہوں یہ ایسا کلمہ ہے ایسا لفظ ہے اگر تم کہہ دو تو عجم

تمہیں جزیہ دیں گے اور عرب تمہارے تابع ہو جائیں گے۔ قریش پریشان ہو گئے جو ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ارے ایسے دس کلمے کہیں تو ہم ماننے کے لیے تیار ہیں جس سے عجم ہمیں جزیہ دیں اور عرب ہمارے سارے کے سارے تابع ہو جائیں ہمیں اور چاہیے کیا! بڑا پن تو ان کے خون میں رچا ہوا تھا ناں وہ تو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے۔ عرب تو بڑے ہو چکے تھے لیکن وہ پوری دنیا پر اپنا یہ بڑا پن ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ عجم کون تھے؟ قیصر و کسریٰ تھے ان کا نام سن کر وہ پریشان ہو جاتے تھے وہ سنتے تھے کہ جو ان کے تخت ہیں وہ سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہیں ہیرے موتیوں سے بنے ہوئے ہیں ارے وہ بھی جزیہ دیں گے وہ بھی ہمارے تابع ہو جائیں گے! آپ دس کلمے کہیں ہم سننے کے لیے تیار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا"قُوْلُوْا ،لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ" تم کہو لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ۔ ابو جہل ،ابو لہب اور اس کے ساتھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے ، دیکھا ابو طالب تمہارا بھتیجا کیا کہتا ہے ؟﴿ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴾(ص:5) (کیا سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک معبود کی عبادت کریں بڑی عجیب سی بات ہے!)۔ یہ ہم کیسے تصور کر سکتے ہیں لات ، ہبل ، عزیٰ ، منات ، ود ، سواع ، یغوث ، یعوق ، نسر ، ہمارے باپ دادا ان کی عبادت کرتے آئے ہیں اور ہمیں آپ کا بھتیجا کہتا ہے کہ ان کو چھوڑ دیں۔

آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟"قُوْلُوْا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ" ۔ یہ فرمایا تھا کہ ان کو چھوڑ دیں؟ بات پر غور کریں ذرا، کسی بت کا نام لیا؟ یہ فرمایا تھا کہ عبادت کو چھوڑ دیں؟ ابو جہل نے سمجھا کیا کلمہ توحید سے ؟ وہ بات سمجھی جسے آج اکثر مسلمان نہیں سمجھ پا رہے۔ اس لیے شیخ صاحب رحمہ اللہ آگے بڑی پیاری عبارت فرماتے ہیں ذرا غور کریں اس عبارت پر جب آئے گی میں بتاؤں گا میں ابھی نہیں کہتا لیکن بڑی پیاری عبارت ہے۔ ابو جہل اور ابو لہب نے سمجھ لیا کلمہ توحید کا معنی ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق ، مالک ، رازق نہیں ہے یہ تو جانتے تھے وہ لیکن یہ ماننے کے لیے تیار نہیں تھے کہ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ کا معنی ہے کہ جو کام تم لات ، ہبل اور عزیٰ کے لیے کرتے ہو ود ، سواع ، یغوث ، یعوق ، نسر کے لیے کرتے ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے ان کے لیے نہ کرو۔ کیا کام کرتے تھے وہ ؟ غور کریں ذرا، پکارتے تھے ، قربانی دیتے تھے ، نذر و نیاز کرتے تھے ، یہی تو ان کے اعمال تھے اور یہ اعمال عبادات ہیں ان کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "فَأَتَاهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، يَدْعُوهُمْ إِلَى كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ وَهِيَ ،لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ" بس یہی مشن تھا "قُوْلُوْا ،لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ"۔ جب ابو طالب کی وفات ہو رہی تھی ذرا غور کریں اسی بات پر غور کریں ذرا اب زمانہ گزرتا گیا مشرکین کی جو شدت اور اختلاف ہے وہ بڑھتا گیا آپ ﷺ کو تکلیفیں پہنچتی گئیں ابو طالب نے بھی کافی تکلیفیں برداشت کیں آپ ﷺ کے ساتھ اب آخری وقت ہے نبی کریم ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے سر کے قریب

بیٹھے ہیں ایک طرف نبی کریم ﷺ ہیں اور دوسری طرف ابو جہل بیٹھا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں "أَيْ عَمِّ قُلْ، لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ، كَلِمَةٌ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ" ایک کلمہ کہہ دیں کوئی حجت تو ہو میرے پاس کہ میں آپ کی سفارش اللہ تعالیٰ کے ہاں کر سکوں۔ نبی کریم ﷺ اپنے پیارے چچا کی سفارش کرنا چاہتے ہیں چابی نہیں ہے سفارش کی۔ چابی کیا ہے ؟"قُلْ، لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ" ایک مرتبہ کہہ دیں۔ آخری وقت ہے ابو جہل اس طرف بیٹھا ہے "أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" اپنے باپ کی ملت کو چھوڑ دو گے ؟ عبد المطلب کا نام ہی بھئی بڑا تھا، چھوڑ دو گے اپنے باپ داد کے دین کو اپنے بھتیجے کی باتوں میں آکر! ایک طرف دیکھتا ہے نبی کریم ﷺ کو حق دوسری طرف دیکھتا ہے ابو جہل کو باطل جہالت کا باپ بیٹھا ہے لیکن عجب دیکھیں واللہ، دیکھیں قلب سلیم بڑی نعمت ہے واللہ ابو طالب کے پاس قلب سلیم نہیں تھا اگر قلب سلیم ہوتا تو دائیں جانب دیکھتے آپ ﷺ کی بات قبول کر لیتے اور فرما دیتے "لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ"۔ قلب سقیم نے یہ کہا "عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" عبد المطلب کی ملت پر میں مر رہا ہوں اور اسی پر موت آئی۔

بعض لوگ کہتے ہیں ابو طالب نعوذ باللہ، نہیں کہنا چاہیے اللہ تعالیٰ ان پر راضی نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہوتا تو جہنم میں ان کو عذاب نہ مل رہا ہوتا۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جہنم میں سب سے کم ترین عذاب ایک شخص کو ملے گا اس کے دونوں پاؤں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے جس سے اس کا دماغ ابل جائے گا۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ وہ ابو طالب ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جہنم میں عذاب نہیں دیتا اور کیسے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو گا جس نے یہ کہا "عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" کیوں نہیں کہا "لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ"۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَالْمُرَادُ مِنْ هَذِهِ الْكَلِمَةِ" اس کلمہ سے جو مراد ہے "مَعْنَاهَا لَا مُجَرَّدُ لَفْظِهَا" اس کا معنی مراد صرف زبان سے لفظ کہنا کافی نہیں ہے۔ اگلے درس میں اس کو ان شاء اللہ اس کو پورا کریں گے۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب اليك